ادبیات

سرورِ کائنات ﷺ

جناب سعادت نظیر صاحب

چھائی ہوئی دنیا پہ تھیں ظلمت کی گھٹائیں   بیگانۂ انوار تھیں تاریک فضائیں
چلتی تھیں ہر اک سمت تشدد کی ہوائیں   مظلوموں کو گھیرے ہوئے تھیں تازہ بلائیں
تفریق کہیں تھی، غم تخریب کہیں تھا
انساں کا جہاں میں کوئی مرکز ہی نہیں تھا

اک دورِ جہالت تھا، شقاوت کی فضا تھی   جو بات تھی اس وقت بعنوانِ جفا تھی
احساسِ محبت تھا نہ تعلیم وفا تھی   وارفتۂ سرمایہ و زر خلقِ خدا تھی
ابنائے زماں کا وہ برا حال ہوا تھا
انسان ہی انسان کا خون چوس رہا تھا

انسانیت اس دور میں دم توڑ رہی تھی   بیدادگری دل پہ ستم توڑ رہی تھی
ظالم کی نظر نشترِ غم توڑ رہی تھی   حد بندیِ تعمیرِ حرم توڑ رہی تھی
دانندۂ اسرار و معارف ہی نہیں تھے
بندے ابھی اللہ سے واقف ہی نہیں تھے

اس حال میں اللہ کی قدرت نظر آئی   تعمیرِ جہاں کی نئی صورت نظر آئی
نقاش کی رعنائیِ صنعت نظر آئی   ہر آنکھ کو دنیائے حقیقت نظر آئی
تا حدِ نظر رُشد کا عالم نظر آیا
گویا کہ اندھیرے میں پیامِ سحر آیا

اے مہرِ مبیں تجھ کو سحر ڈھونڈ رہی تھی   اے مرکزِ دل! تجھ کو نظر ڈھونڈ رہی تھی
مظلوم کی ہر آہ اثر ڈھونڈ رہی تھی   منزل کا نشاں نوعِ بشر ڈھونڈ رہی تھی

حسرت تھی یہی، نورِ مجسّم نظر آئے
اک روشنیٔ بزمِ دو عالم نظر آئے

اے رفعتِ آدم کے علم دار محمدؐ! اے مالکِ گنجینۂ اسرارِ محمدؐ!
اے جوہرِ آئینۂ افکارِ محمدؐ! تو نقدِ حقائق کا ہے معیارِ محمدؐ!

زیبا ہے، اگر روشنیٔ دل کہیں تجھکو
کونین کی تخلیق کا حاصل کہیں تجھکو

اے نازِ عرب، فخرِ زماں، نازشِ دوراں تو محفلِ ایجاد میں ہے شمعِ فروزاں
مستقبلِ اقوام و ملل تجھ سے ہے تاباں تجھ ہی سے درخشاں ہے یہ کاشانۂ امکاں

ہے نقشِ قدم میں ترے وہ نور کا عالم
موسیٰ ہوں تو محسوس کریں طور کا عالم

تو عشق کا جلوہ ہے، تو ہے حُسن کی تنویر تو پیکرِ احساس ہے، تو درد کی تاثیر
ہمّت ہے تری، عزمِ خداداد کی تفسیر کس اوج پہ پہنچا ہے ترا جذبۂ تسخیر

بیدار ہوئی روحِ بشر تیرے کرم سے
ہر سمت اُجالا نظر آیا ترے دم سے

ہے کون؟ نہیں جو شرفِ ذات کا قائل عالم ہے ترے درسِ مساوات کا قائل
ہے ذہنِ رسا تیرے خیالات کا قائل جو دل ہے، وہ ہے تیری ہر اک بات کا قائل

مقبولِ جہاں ہے تری تعلیم کی قوّت
تسلیم ہے سب کو تری تنظیم کی قوّت

ہے اہلِ نظر میں سرِ فہرست ترا نام تبلیغ کی راہوں سے گزرنا تھا ترا کام
سمجھا دیے تو نے عملاً معنیٔ اِسلام "اِسلام" حقیقت میں ہے اک امن کا پیغام

بل رہ گئے سب ظلم کی رسّی کے نکل کے
دم تو نے لیا زاویۂ فکر بدل کے

ہر دل سے عداوت کا نشاں تو نے مٹایا بھولا ہوا الفت کا سبق یاد دلایا
تعمیر کا اعجاز زمانے کو دکھایا تخریب کی ماری ہوئی دنیا کو جلایا

تاریخِ تمدّن میں کوئی تجھ سا کہاں ہے؟
اے خالقِ ماحول! تو یکتائے جہاں ہے

تھی درد بھرے دل میں یتیموں کی محبّت جب تجھ سے ملے، بھول گئے باپ کی شفقت
کی تو نے بہر حال غریبوں کی حمایت تھا اَوجِ ثریّا پہ کمالِ بشریّت

دنیا میں یہ احساسِ شرافت نہیں ملتا
دل ملتے ہیں، یہ جذبۂ خدمت نہیں ملتا

ذلّت تھے مجسّم، ہوئے اعزاز کے قابل جو ننگ کے باعث تھے، ہوئے ناز کے قابل
کم زور ہوئے تجھ سے تگ و تاز کے قابل ہر طائرِ عاجز ہوا پرواز کے قابل

ہر اک میں جو پوشیدہ نئی روحِ عمل ہے
سچ تو یہ ہے، وہ تیری ریاضت ہی کا پھل ہے

وہ راہِ عمل میں تری دن رات مشقّت وہ ذوقِ تجارت ترا، وہ شوقِ ریاضت
وہ کوششِ پیہم، وہ عرق ریزی و محنت دیکھی کسی قائد میں نہ یہ شانِ قیادت

اس طرح کا رہبر کوئی لائے گا کہاں سے
خود بھی وہی کرتا ہو، جو کہتا ہو جہاں سے

دنیا ہے ترے جذبۂ ایثار کی قائل قانون ہیں تری فطرتِ خوددار کی قائل
اصلاح اور اصلاح کے معیار کی قائل رفتار کی، گفتار کی، کردار کی قائل

خطبہ نظرِ اہلِ وفا پڑھتی ہے تیرا
دُنیائے محبّت کلما پڑھتی ہے تیرا

ہر ذرہ ترے فیض سے صحرا نظر آیا ہر قطرہ بڑھا اتنا کہ دریا نظر آیا
ہر نقطہ معانی کا خلاصا نظر آیا جس رنگ میں دیکھا تجھے، تنہا نظر آیا

کہتے ہیں ہمیں آج کہ رہ بر ہیں ہمارے
کل سب ہی کہیں گے کہ پیمبر ہیں ہمارے

بیداریٔ اقوام و ملل فیض ہے تیرا — ہے علم عطا تیری، عمل فیض ہے تیرا
مقصد کے لئے شوقِ اجل فیض ہے تیرا — ہر مسئلۂ زیست کا حل فیض ہے تیرا
اخلاق کی بنیاد ہے جو کام ہے تیرا
افکار پہ چھایا ہوا "اسلام" ہے تیرا

تہذیب پہ، آداب پہ احسان ہے تیرا — دل مانتے ہیں جس کو، وہ فرمان ہے تیرا
انسان بنایا ہوا انسان ہے تیرا — ہر دور میں اک معجزہ "قرآن" ہے تیرا
اک ضابطۂ عدل ہے، اک دفترِ دیں ہے
ایسا کوئی دستور زمانے میں نہیں ہے

ہیں امن کے جلوے ہی، جدھر دیکھ رہا ہوں — پُر نور تری راہ گزر دیکھ رہا ہوں
اک عالمِ تنویرِ سحر دیکھ رہا ہوں — ہر سُو تری الفت کا اثر دیکھ رہا ہوں
نادیدہ فضاؤں میں بھی پرواز ہے تیری
دل تک جو پہنچتی ہے وہ آواز ہے تیری

ہر سمت جو یہ روشنیٔ فکر و نظر ہے — اربابِ بصیرت میں جو یہ ذوقِ بصر ہے
مخلوق میں اک خاص جو اعزازِ بشر ہے — یہ سب تری تعلیمِ مکمل کا اثر ہے
"اسلام" کا ہے نام و نشاں نام سے تیرے
سکّہ ہے شریعت کا رواں نام سے تیرے

ہے عالمِ افکار کی وسعت تو تجھی سے — دنیا میں ہے کردار کی وحدت تو تجھی سے
ہر قلب میں ہے بوئے صداقت تو تجھی سے — باقی ہیں کچھ آثارِ شرافت تو تجھی سے
سب سے تری تبلیغ کا انداز جدا ہے
اے بندۂ خالق! تو محبت کا خدا ہے